سوال

(163) کمپنی کی طرف سے بطور سود دی گئی رقم کو امداد واحسان سمجھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو رقم کمپنی بطور سود ادا کرتی ہے اسے ربوا کے بجائے اس کی جانب سے اعانت وامداد اور تبرع واحسان قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں ؟

نوٹ بعض کمپنیوں کے ایجنٹ اس کا مقصد امداد ہی ظاہر کرتے ہیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کمپنی بیمہ دار کو جو رقم بطور سود ادا کرتی ہے اسے ربو کے بجائے اس کی طرف سے امداد واعانت اور تبرع واحسان نہیں قراد دیا جاسکتا چاہے اس کے ایجنٹ اس کا مقصد امدا ہی کیوں نہ ظاہر کریں ۔

اولا : اس لئے کہ خود کمپنی اس کو امدا واعانت اور احسان وتبرع سمجھ کر نہیں بلکہ بیمہ دار کا اپنے اوپر لازمی دواجبی حق سمجھ کر دیتی ہے محض کسی کے فرض کر لینے سے ضروری چیز غیر ضروری چیز ضروری ہوجایا کرے تو ضروری اور غیر ضروری کا ضابطہ فرق ختم ہوجائے گا ۔ اور

ثانیا : اس لئے تبر واحسان اور حسن سلوک مشروط نہیں ہوا کرتا اور کمپنی اپنے قواعد واضوابط اس رقم کے دینے کی شرط کر لیتی ہے اور اس شرط کے مطابق ادائیگی کی قانونا پابند ہوتی ہے یہ اور بات ہے کہ کوئی بیمہ دار اس کو کسی وجہ سے نہ لے اور چھوڑ دے ۔ اور :

ثالثا : اس لئے کہ سود شرعا حرام ہے اور یہ جانتے ہوئے کہ دینے والا ایسی چیزیں دے رہا ہے جو شرعا حرام ہیں اس کی طرف سے اسے تبرع واحسان یا امدا واعانت سمجھ کر قبول کر لینا عقلا عرفا شرعا ہر طرح مذموم اور قبیح ہے اور ہمارا تبرح واحسان سمجھ لینے سے حرام چیز حلال نہیں ہوجائے گی ۔ اور :

رابعا : اس لئے کہ پھر اس بارے میں بیمہ کے معلے کی خصوصیت نہیں رہے گی ہر سودی معاملہ اور ربوی کا کاروبار میں سود کو اس کے دینے والے تبرع واحسنان اور اس کی طرف سے امداد واعانت سمجھ کر قبول کرنے اور سود لینے کا دروازہ کھل جائے گا ۔ اور

خامسا : اس لئے کہ پھر ڈاکو چور غاصب خائن وغیرہ اگر ڈاکہ یا چوری اور غضب کے مال میں کسی کو کچھ دے تو اس کو ان کی طرف سے امداواعانت اور تبرع واحسان سمجھ کر لے لینے میں مضائقہ اور حرج نہیں ہونا چاہیے ۔ اور

خامسا: اس لئے کہ پھر ڈاکو چور غاصب خائن وغیرہ اگر ڈاکہ یا چوری اور غصب کے مال میں سے کسی کو کچھ دے تو اس کو ان کی طرف سے امداد و اعانت اور تبرع واحان سمجھ لینے میں کوئی مضائقہ حرج نہیں ہونا چاہیے۔ اور

سادسا: اس لئے کہ اس کے بعد ڈاکوؤں اور چوروں کو ڈاکہ ڈالنے اور چوری کرنے کا ایک معقول بہانہ مل جائے گا وہ کہ سکیں گے کہ چوری اور ڈاکہ سے ہمار مقصد صرف غریبوں کی امدا واعانت اور حسن سلوک ہے۔ اور:

سابعا: اس لئے کہ پھر بنک کے سود کو بھی بنک کا تبرع واحسان سمجھ کر اس کے جواز کا قائل ہونا پڑتا گا پھر یہ تصور اور نیت ختم ہو کر مطلقا اس کے لین دین کا چلن ہو جائے گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب البیوع

صفحہ نمبر 352

محدث فتویٰ